مکاتیب

(۱)

گرامی قدر جناب محمد عمار خان ناصر۔ زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی شان دار تالیف ''حدود وتعزیرات۔ چند اہم مباحث'' نظر نواز ہوئی۔ اس عنایت پر سراپا سپاس ہوں۔ رسیدگی پر فوری ہدیہ تشکر اس لیے نہیں ارسال کر سکا کہ کتاب کے حوالے سے چند سطور تحریر کرنے کا ارادہ تھا، لیکن ہنوز اس خواہش کی تکمیل نہیں کر سکا، اس لیے سوچا کہ تاخیر سے ہی سہی، کتاب ارسال کرنے پر شکریہ ادا کر دیا جائے۔ بہت مدت بعد کسی فقہی موضوع پر انتہائی سلیقے سے لکھی گئی کوئی کتاب پڑھنے کو میسر آئی ہے۔ کوشش کروں گا کہ اپنی پسندیدگی کے پہلوؤں کو تفصیل سے قلم بند کر سکوں۔

کتاب پر مولانا زاہد الراشدی کا پیش لفظ اور اس کے بعد آپ کے ایک خاندانی بزرگ کا تہنیت نامہ (مطبوعہ الشریعہ) پڑھ کر خوشی دوبالا ہوئی اور بے ساختہ یہ شعر ذہن میں آیا۔

تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی　　وہ تیرگی جو مرے نامہ سیاہ میں تھی

آپ کے توسط سے ان دونوں حضرات گرامی کی خدمت میں عرض ہے۔

جو میں کہہ دوں تو سمجھا جائے مجھ کو دار کے قابل　　جو تو کہہ دے تو تیری بزم کا دستور ہو جائے

تاہم میرا مشاہدہ ہے کہ علماءِ حق کا فرمودہ ہر کلمہ ''کلمہ حق'' ہوتا ہے اور اس پر ایمان نہ لانے سے ''کراچی سے پشاور تک'' فتووں کی توپوں کے دہانے کھل جاتے ہیں۔

اگر کتاب کے سب سے اہم متدل ''عقل عام'' کی کہیں وضاحت ہوتی تو شاید بہت سی گتھیاں سلجھ جاتیں، کیونکہ عقل عام کی بنا پر کئی ممالک میں شراب نوشی، لاٹری اور ہم جنسی ازدواج کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے اور سزائے موت کو عقل عام کی بنا پر کبھی ختم کیا جاتا ہے اور کبھی رائج کر دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی غیر منصوص مسائل میں عقل عام سے فیصلے کرنے کا اختیار اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتا ہے، مگر عقل عام کی حدود اربعہ کا تعین کیسے ہو؟ جب کہ مختلف طبقات اور ادوار میں مختلف ثقافتی، معاشی اور سماجی پس منظر کے حامل افراد کی عقل عام بایک دگر مختلف نظر آتی ہے۔

(ڈاکٹر) محمد طفیل ہاشمی۔ اسلام آباد

(۲)

مکرم ومحترم جناب مولانا مفتی عبد الواحد صاحب زید مجدہم